بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ ۱۵ رجب ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۔/۱ آنہ

جلد ۴۸/۱۳ ۲۵ صلح ۱۳۳۸ ہش ۲۵ جنوری ۱۹۵۹ء نمبر ۲۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

ربوہ ۲۴ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی۔ اور ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو باوجود علالت، کمزوری طبع اور سردی کی شدت کے دینی امور میں از حد مصروف رہنا پڑتا ہے۔ احباب خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

پیر صلاح الدین صاحب کیلئے دعا کی تحریک

- از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی -

پیر صلاح الدین صاحب اے ڈی ایم ننکرگی کی طرف سے تار موصول ہوئی ہے کہ ان کی آنکھوں میں خون جمع ہو رہا ہے۔ اور شدید درد ہے۔ اور وہ علاج کے لئے لاہور جا رہے ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد ۲۳/۱/۵۹

برطانیہ اور مصر کے مالی سمجھوتے پر باوجود مفاہمت کے دستخط نہیں ہو سکے

متحدہ عرب جمہوریہ نے فوری طور پر سفارتی تعلقات بحال کرنے سے انکار کر دیا

قاہرہ ۲۴ جنوری۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے سرکاری حلقوں نے بتایا ہے۔ کہ برطانیہ اور مصر کے مالی سمجھوتے پر اس وقت تک کے لئے دستخط ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ جب تک سعودی عرب کی حکومت کوئی فیصلہ نہ کر لے۔ ان ذرائع نے کہا ہے متحدہ عرب جمہوریہ نے شاہ سعود اور ان کی حکومت سے رائے مانگی ہے۔ کہ آیا متحدہ عرب جمہوریہ کو برطانیہ سے فوری طور پر سفارتی تعلقات دوبارہ قائم کر لینا چاہئیں یا نہیں یاد رہے کہ دونوں ملکوں نے سفارتی تعلقات ۱۹۵۶ء میں سویز پر مصر اور فرانس کے حملے کے وقت منقطع کر دیئے تھے۔

مصری ذرائع نے بتایا ہے کہ سمجھوتہ تیار کر لیا گیا تھا۔ اور اس پر دستخط ہونے ہی والے تھے۔ کہ برطانوی حکومت نے آخر وقت پر یہ تجویز پیش کی کہ مصری برطانوی بات چیت میں اس کے سیاسی نمائندے مسٹر کالنس کو جو قاہرہ میں مقیم وزیر مختار رہ چکے برطانوی امور کی حیثیت سے سمجھوتے پر دستخط کرنے کی اجازت دی جائے۔ یہ صورت برطانیہ اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان سفارتی تعلقات کی بحالی کے مترادف ہوتی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے حکام کا خیال ہے۔ کہ سفارتی تعلقات کی بحالی سے قبل ایک عبوری دور ضروری ہے مگر نہیں کہا جا سکتا کہ یہ دور کتنا طویل ہو گا۔

پاکستان کے تجارتی بحری بیڑے میں توسیع کا منصوبہ

بین الاقوامی جہاز رانی کے میدان میں داخل ہونے کی تجویز بھی زیر غور ہے

کراچی ۲۴ جنوری۔ وزارت تجارت نے پاکستان کے تجارتی بحری بیڑے میں توسیع کا جو منصوبہ مرتب کیا ہے اگر وہ بروقت مکمل ہو گیا۔ تو بیڑے میں ملک ہی کے اندر تیار کردہ پانچ بار بردار جہازوں اور ایک مسافر جہاز اور ایک حاجیوں کے جہاز کا اضافہ ہو جائے گا کہا جاتا ہے کہ یہ منصوبہ اس لئے بنایا گیا ہے۔ کہ ملک کی ساحلی تجارت میں مستقل اصلاح کی جا سکے اس کے علاوہ پاکستان بین الاقوامی جہاز رانی کے میدان میں داخل ہونے کی تجویز پر بھی غور کر رہا ہے۔ کیونکہ اسے ہر سال غیر ملکی جہازی کمپنیوں کو کرائے اور محصول کی شکل میں ایک کروڑ روپیہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ پاکستان کے لئے نئے جہاز بنانے کے سلسلہ میں جرمن ماہروں کی مدد حاصل کی گئی ہے۔

محترم جناب سیٹھ محمد سعید یوسف صاحب انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۲۴ جنوری۔ محترم جناب سیٹھ محمد سعید یوسف صاحب کل مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۵۹ء بروز جمعۃ المبارک فجر کے وقت لاہور میں قریباً ۶۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے برادر اکبر تھے۔ آپ قریباً ایک ماہ سے اعصابی کمزوری کے باعث بیمار چلے آ رہے تھے۔ گزشتہ ایک ہفتہ سے حالت بہت تشویشناک ہو گئی تھی۔ کیونکہ مرض کی شدت کے باعث دونوں بازوؤں اور ٹانگوں میں بے حسی کی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے ۱۲ جنوری کو بغرض علاج ربوہ سے لاہور بلوا لیا تھا۔ باوجود علاج معالجے کے آپ جانبر نہ ہو سکے۔ اور دو روز بعد داعی اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔

آج صبح ۹ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں آپ کی نعش کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ نیز پسماندگان کا دین و دنیا میں ہر طرح حامی و ناصر ہو آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۵۹ء

فتح اسلام

آج سے ساٹھ ستر سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان احادیث اور آیات کلام اللہ پر ایک سیر حاصل تبصرہ فرمایا جو قیامت کے نشانات کے متعلق ہیں آپ نے تین کتابیں "فتح اسلام" "توضیح مرام" اور "ازالہ اوہام" تصنیف کرکے نہایت فصاحت سے اس زمانہ میں دنیا کی اخلاقی حالتوں کی تباہی کا ذکر کیا۔ اور از سر نو اسلام کی فتح کا مژدہ سنایا۔ اور اپنی بحث میں احادیث اور قرآن کریم کی آیات سے استدلال کرکے زمانہ حال کا پورا پورا نقشہ ہماری آنکھوں کے سامنے رکھ دیا۔ اور اسلام کی دوبارہ فتح کے ذرائع پر روشنی ڈالی۔

اس وقت بعض لوگوں نے آپ کی توجیہات کو شبہات کی نظر سے دیکھا۔ اور بعض اصحاب علم نے تو آپ پر تمسخر و استہزا کی حد تک اعتراضات کئے اور آپ کی ہنسی اڑانے میں بھی دریغ نہ کیا۔ آپ نے خاص طور پر "دجال" کے متعلق جو تفصیلات احادیث میں ہیں۔ اور موجودہ مغربی اقوام پر جس طرح ان کا اطلاق ہوتا ہے اچھی طرح واضح کیں چنانچہ ذیل میں ہم "ازالہ اوہام" سے کچھ اقتباس درج کرتے ہیں

"اب یہ شبہات پیش کئے جاتے ہیں کہ دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور یاجوج ماجوج اسی زمانہ میں ظہور کریں گے۔ اور دابۃ الارض بھی آئیگا۔ اور دخان بھی۔ اور طلوع شمس مغرب کی طرف سے ہوگا۔ اور امام محمد مہدی بھی اسی وقت ظہور کرے گا۔ اور دجال کے ساتھ دوزخ اور بہشت ہوگا۔ اور زمین کے خزانے بھی اسکے ساتھ ہوں گے۔ اور ایک پہاڑ روٹیوں کا بھی ساتھ ہوگا۔ اور ایک گدھا بھی ہوگا۔ اور دجال اپنے شعبدے دکھائیگا۔ اور آسمان اور زمین دونوں اس کے حکم میں ہوں گے جس قوم پر چاہے بارش نازل کرے اور جس قوم کو چاہے خشک سالی سے ہلاک کردے۔ اور انہی دنوں میں قومیں یاجوج اور ماجوج کی ترقی پر ہونگی۔ اور زمین کو پانی چلی جاویں گی۔ اور ہر ایک بلند زمین سے دوڑے گی اور دجال ایک جسیم آدمی سرخ رنگ ہوگا۔ یہ تمام علامتیں اب کہاں پائی جاتی ہیں۔

ان شبہات کا ازالہ اس طرح پر ہے کہ یک چشم سے مراد درحقیقت یک چشم نہیں۔ اللہ جلشانہ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ من کان فی ھذہٖ اعمٰی فھو فی الاخرۃ اعمٰی۔ کیا اس جگہ نابینائی سے مراد جسمانی نابینائی ہے بلکہ روحانی نابینائی مراد ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ دجال میں دینی عقل نہیں ہوگی۔ اور گو دنیا کی عقل اس میں تیز ہوگی۔ اور ایسی حکمتیں ایجاد کرے گا۔ اور ایسے عجیب کام دکھلائے گا کہ گویا خدائی کا دعوے کر رہا ہے۔ لیکن دین کی آنکھ بالکل نہیں ہوگی۔ جیسے آجکل یورپ اور امریکہ کے لوگوں کا حال ہے۔ کہ دنیا کی تدبیروں کا انہوں نے خاتمہ کردیا ہے۔ اور حدیث میں جو کافی کا لفظ موجود ہے۔ وہ بھی دلالت کر رہا ہے۔ جو یہ ایک کشفی امر اور لائق تعبیر ہے۔ جیسا کہ ملا علی قاری نے اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔"

(ازالہ اوہام ص۳۶۸-۳۶۹)

ہم اسی پرچہ میں کسی دوسری جگہ ایک ہفت روزہ سے ایک مضمون شائع کر رہے ہیں جس سے معلوم ہوگا۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ ۶۰ / ۷۰ سال ہوئے فرمایا تھا۔ آج اس کی تائید دوسرے حضرات علم بھی کر رہے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس وقت یہ بات پیش کی تھی۔ اس وقت ان اقوام کی یہ خصوصیات اور ان کے محیر العقول کام واضح نہیں ہوئے تھے۔ اور نہ وہ برائیاں اس قدر نمایاں ہوئی تھیں۔ جس قدر آج ہو رہی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ آپ نے جو کچھ فرمایا تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر فرمایا تھا۔ اور آپ نے وہ باتیں جو آج دوسرے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر احادیث نبوی کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ آج سے ساٹھ ستر سال پہلے وضاحت سے بیان کردی تھیں۔ اور اپنی تصرف کی وجہ سے اتنی صاف صاف عبارت میں فرمادی تھیں۔ کہ جن کو آج انسان پڑھ کر حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔

دوسری بات جو ان پیشگوئیوں سے وابستہ ہے۔ اور جس کی طرف مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب زمانہ کی ان پیشگوئیوں کے مطابق یہ حالت ہو جائے گی۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ دنیا کی راہنمائی کے لئے ایک انسان کو مبعوث کرے گا جس کو مسیح موعود اور امام المہدی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ تجدید و احیائے اسلام کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے۔ تو دراصل ان پیشگوئیوں کا ماحصل ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس انتہائی فساد فی البر والبحر کے زمانہ میں اپنی اعجاز نمائی دکھائے گا۔ اور دجال اور اسکے چیلے چانٹوں کو شکست دے کر از سر نو اسلام کا جھنڈا بلند کرے گا۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آوردہ شریعت کا دوبارہ بول بالا ہوگا۔ چنانچہ آپ اسی جگہ اوپر کے پیرا کے آخر میں فرماتے ہیں

"غرض اس وبا پھیلانے والی ہوا کی وجہ سے ایسا زمانہ آگیا ہے۔ کہ کروڑہا جذامی اور کروڑہا مادرزاد اندھے اور کروڑہا مفلوج اور کروڑہا مردوں کی لاشیں سڑی گلی ہوئی نظر آرہی ہیں۔ اب پھر میں کہتا ہوں کہ کیا ان کے لئے کوئی مسیح ابن مریم محی اموات نہیں آنا چاہیئے۔ جس حالت میں ایک مسیح دجال آگیا۔ تو کیا مسیح ابن مریم نہ آتا۔؟"

(ازالہ اوہام ص۳۶۸)

(باقی)

اعلانِ نکاح

عاجزہ کے بڑے بیٹے عزیز اخوند فیاض احمد کے نکاح کا اعلان ازراہِ شفقت و احسان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۵۹ء بروز جمعۃ المبارک صبح ۹½ بجے قصرِ خلافت میں عزیزہ بلقیس خانم بنت مکرم شیخ محمد سعید صاحب آف لاہور کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے مہر پر فرمایا۔

احباب کی خدمت میں اس رشتہ کے دینی اور دنیوی لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عاجزہ اہلیہ اخوند محمد اکبر خان صاحب
مکان ۲۹۴۲ لکھی والا۔ حرم دروازہ ملتان شہر

جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۵۸ء کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت سے خطاب

تفسیر صغیر، تفسیر کبیر اور دیگر احمدی لٹریچر خریدنے کی تحریک

بیرونی ممالک میں اشاعتِ اسلام اور اسکے خوشکن نتائج

زرعی پیداوار بڑھانے کی اہمیت

وقفِ جدید اور تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین

جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء کے دوسرے روز یعنی ۲۷ دسمبر کو نماز ظہر و عصر پڑھانے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لائے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض افراد کے نکاحوں کا اعلان فرمایا جن کی تفصیل الفضل مؤرخہ یکم جنوری ۱۹۵۹ء میں آ چکی ہے۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے فرمائی۔ جس کے بعد مکرم ثاقب صاحب زیروی نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں حضور نے جماعت احمدیہ ماریشس کے نمائندہ محترم ہاشم خان صاحب مخدوم کو اپنی جماعت کی طرف سے ایڈریس پیش کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ مخدوم صاحب موصوف نے سٹیج پر تشریف لا کر اپنی جماعت کی طرف سے حضور کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد حضور نے اپنی تقریر شروع فرمائی جو تفصیلی طور پر جلد ہی احباب کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی۔ سردست اس تقریر کا خلاصہ ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

(انچارج شعبہ زود نویسی)

تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر کی خریداری کی تحریک

حضور نے فرمایا:۔

پچھلے سال مَیں نے قرآن کریم کی تفسیر صغیر لکھی تھی۔ یہ تفسیر نہ صرف لوگوں پر حق کھولنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ثابت ہوئی ہے۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے جماعت کی روحانی اور علمی ترقی کا موجب ہوتی رہے گی۔ یہ تفسیر غیر احمدیوں میں بھی مقبول ہو رہی ہے۔ اور بڑی کثرت سے ان کے تعریفی خطوط آتے رہتے ہیں۔

اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے

تفسیر کبیر

کی بھی دو جلدیں میں نے لکھوا دی ہیں۔ جو سورۃ مریم سے سورۃ نور تک کی سورتوں کی تفسیر پر مشتمل ہیں۔ اور یہ دونو تفسیریں ... الشرکۃ الاسلامیہ کے دفتر سے مل سکتی ہیں۔ اس کمپنی میں جماعت کے دوستوں کا ہی روپیہ لگا ہوا ہے۔ لیکن ابھی تک یہ کمپنی نفع پیدا نہیں کر سکی۔ اگر دوست اس کی شائع کردہ کتابوں کو خریدتے رہیں تو امید ہے کہ آہستہ آہستہ نفع بھی آنے لگ جائے گا۔

دوستوں کو چاہیئے کہ وہ تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر دونو کو کثرت سے لوگوں میں پھیلائیں تا انہیں قرآن کریم سے تعلق پیدا ہو جائے قرآن کریم ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو دلوں میں نور پیدا کرتی ہے۔ اگر آپ لوگ اسے دوسرے لوگوں میں پھیلائیں گے تو احمدیت کی مخالفت ان کے دلوں سے کم ہو جائے گی بیشک آپ خود بھی نیک باتیں پھیلانے کی کوشش کریں۔ مگر آپ کی باتوں اور قرآن کریم میں بہت بڑا فرق ہے۔ قرآن کریم میں یہ برکت ہے کہ اگر تعصب کے بغیر اس کا مطالعہ کیا جائے تو دشمن پر اثر کئے بغیر نہیں رہتا۔

"تاریخ احمدیت"

حضور نے فرمایا:۔

اس سال تاریخ احمدیت کی بھی پہلی جلد شائع ہو چکی ہے جو سنہ ۱۸۸۰ء تک کے حالات پر مشتمل ہے۔ دوستوں کو اس کی اشاعت کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔

ریویو آف ریلیجنز کے متعلق ایک کمیشن کا تقرر

فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش تھی۔ کہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت دس ہزار تک پہنچ جائے لیکن ابھی تک باوجود کوشش کے اس کی اشاعت ایک ہزار تک ہی پہنچی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ صدر انجمن اور تحریک جدید کی اعانت کے باوجود اس کا صرف اتنی تعداد میں شائع ہونا عملہ کی غفلت کی علامت ہے۔ میں آئندہ سال کے لئے مولوی جلال الدین صاحب شمس اور چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ پر مشتمل کمیشن مقرر کرتا ہوں۔ وہ ہر ماہ میرے پاس رپورٹ کیا کریں۔ کہ اس رسالہ کی اشاعت کے سلسلہ میں کیا کچھ ہو رہا ہے اور اگر عملہ سستی کر رہا ہو۔ تو اس کی اصلاح کا کیا طریق اختیار کیا گیا ہے۔

روزنامہ الفضل کی خریداری کو وسیع کرنے کی ضرورت

فرمایا:۔

الفضل کے متعلق بھی مَیں ہر سال ہی توجہ دلاتا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس اخبار نے پہلے سے بہت ترقی کی ہے۔ لیکن ابھی تک اس کی اشاعت اس معیار پر نہیں پہنچی۔ جس معیار تک اسے پہنچنا چاہیئے تھا۔ جماعت کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے برابر ترقی کر رہی ہے۔ مگر الفضل کی اشاعت تین ہزار کے قریب ہی رہتی ہے۔ حالانکہ اب تک اس کی تعداد کو اس سے بہت بڑھ جانا چاہیئے تھا چونکہ غریب آدمی کے لئے سال بھر کا چندہ یک ہی قسط میں دینا بہت مشکل ہوتا ہے اسلئے اشاعت کو بڑھانے کے سلسلہ میں مقامی ایجنٹ مدد دیتے ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ بعض مقامی ایجنٹوں نے دیانتداری کا وہ نمونہ نہیں دکھایا۔ جو جماعت احمدیہ اب تک پیش کرتی رہی ہے۔ انہوں نے الفضل کی بعض رقوم مرکز میں روانہ نہ کیں۔ جسکی وجہ سے الفضل کو مالی لحاظ سے نقصان پہنچا۔

بیرونی ممالک میں اشاعتِ اسلام کی مساعی

بیرونی ممالک میں اشاعتِ اسلام کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے سب سے پہلے فلپائن کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس ملک میں حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں مسلمان پہنچے تھے لیکن جب سپین اور پرتگال نے اس پر قبضہ کیا۔ تو عیسائیوں نے مسلمانوں کی گردنوں پر تلواریں رکھ کر ان سے بپتسمہ قبول کروایا۔ میری خواہش تھی۔ کہ اس ملک میں دوبارہ اسلام کی اشاعت کی جائے چنانچہ میں نے تحریک جدید کو اس طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے کوشش کی۔ کہ فلپائن میں مبلغ بھیجا جائے لیکن وہاں کی حکومت نے

اس کی اجازت نہ دی۔ اس پر انہوں نے یہ تدبیر کی۔ کہ اس ملک میں لٹریچر بھجوانا شروع کیا۔ جس کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو احمدیت سے دلچسپی پیدا ہوگئی۔ اس کے بعد ڈاکٹر بدرالدین صاحب جو احمدیت کے عاشق صادق ہیں۔ چندہ بھی بڑی مقدار میں دیتے ہیں۔ اور تبلیغی جوش بھی رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی پریکٹس کا نقصان کر کے چند ماہ فلپائن میں تبلیغ کے لئے وقف کئے۔ جس کے نتیجہ میں وہاں کی جماعت تین سو سے زیادہ ہوگئی۔ اس جماعت کے پریذیڈنٹ وہاں کے ایک مقامی دوست حاجی اِبا ہیں۔ جو نہایت مخلص اور سرگرم مبلغ ہیں۔ ان کے ذریعہ وہاں بڑے طبقہ میں تبلیغ ہو رہی ہے۔ پچھلے سال ایک جزیرہ کا گورنر بھی احمدی ہوگیا تھا۔ مگر باغیوں نے اسے قتل کر دیا۔ اب ایک ڈپٹی کمشنر احمدی ہوا ہے۔ وہاں کے ایک نوجوان کو ربوہ بلا کر تعلیم دلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مگر فلپائن کی حکومت اُسے پاسپورٹ دینے میں روک ڈال رہی ہے۔ اس عرصہ میں فلپائن کا ایک مخلص احمدی اسامہ نامی باوجود گورنمنٹ کی روکوں کے فلپائن سے برطانوی بورنیو آگیا۔ اور وہاں سے ملایا ہوتا ہوا ربوہ پہنچ گیا۔ اور اب تعلیم پا رہا ہے۔ اس کی صحت کچھ خراب ہے۔ تحریک اس کا لاہور میں علاج کروا رہی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اسکو شفا دے۔ اور پھر اسے اپنے ملک میں کام کرنے کی بھی توفیق دے۔

اس علاقہ میں جو افراد احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ ان میں سے بڑی تعداد یونیورسٹی کے طالب علموں پر مشتمل ہے۔ اسی طرح گرلز کالج کی بہت سی لڑکیاں اسلام میں داخل ہوگئی ہیں۔

برٹش بورنیو میں تبلیغ اسلام

حضور نے فرمایا:۔

برٹش بورنیو میں بھی تبلیغ اسلام جاری ہے۔ اس ملک میں ایک انگریز گورنر نے مقامی علماء کو ملا کر ہماری جماعت کے خلاف محاذ قائم کر لیا تھا۔ ڈاکٹر بدرالدین صاحب نے دلیری سے گورنر اور گورنمنٹ کا مقابلہ کیا۔ اور وہ علاقہ جس میں گورنر چاہتا تھا کہ احمدیت نہ پھیلے وہاں کے کچھ لوگوں کو اپنے پاس بلا کر تبلیغ کی۔ اور وہ احمدی ہوگئے۔ ڈاکٹر صاحب نے ان لوگوں کے ذریعہ اس علاقہ میں مسجد بنانے کی کوشش بھی شروع کر دی ہے۔ اس جزیرہ کے ایک ڈپٹی کمشنر نے ہمارے مبشر قاضی محمد سعید صاحب انصاری کو اپنے علاقہ میں تبلیغ سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ بلکہ دھمکی دی کہ میں گرفتار کر لوں گا۔ ہم نے گورنمنٹ برطانیہ سے احتجاج کیا۔ چونکہ انگلستان میں ظاہری طور پر رواداری بہت ہے۔ اس حکومت کے گورنر سے انگلستان کی حکومت نے جواب طلبی کی۔ گورنر نے عام قاعدہ کے مطابق ڈپٹی کمشنر سے رپورٹ مانگی۔ ڈپٹی کمشنر نے جھوٹا جواب دیا اور کہا کہ انصاری صاحب نے ملک میں بغاوت پیدا کرنے کی کوشش کی تھی اور میری ہتک کی تھی۔ انگریزی دستور کے مطابق گورنر نے اس جواب کو صحیح تسلیم کیا اور حکومت انگلستان نے بھی ہمارے پاس معذرت کر دی۔ ہم نے اپنے مبلغ کو سمجھا دیا کہ حکومت کے افسروں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ آخر اختیار ان کے پاس ہے

امریکہ

فرمایا:۔

امریکہ میں زیادہ تر حبشی لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں۔ اور ان میں سے بعض بہت مخلص ثابت ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس سال سالانہ کانفرنس میں بڑے زور سے اسلام کی اشاعت کرنے اور وصیت کی تحریک کو ہر احمدی تک پہنچانے کا عہد کیا ہے۔ چند سفید فام افراد بھی احمدی ہوئے ہیں۔ جن میں سے ایک کینیڈا کا ریٹائرڈ فوجی افسر ہے۔ ایک جہازوں کا کمانڈر جو سفید رنگ کا ہے۔ وہ بھی احمدی ہوا ہے۔ ایک سفید فام نومسلمہ نے ہمارے مبلغ شکر الٰہی صاحب سے شادی کر لی ہے۔ اور وہ تبلیغ کا جنون رکھتی ہے۔ ایک حبشی نوجوان وہاں کی ایک اعلیٰ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ جب وہ تعلیم سے فارغ ہوگا۔ تو ملک میں اشاعت اسلام کا انشاء اللہ بہت بڑا ذریعہ ثابت ہوگا۔

(اس تقریر کے بعد نیویارک کے ایک نومسلم کا خط ملا ہے کہ نیویارک میں اب احمدیت بہت مقبول ہو رہی ہے۔ اور جلد جلد پھیل رہی ہے۔ اسی طرح جو لوگ پہلے کچھ کمزور ہو گئے تھے۔ وہ بھی اب مسجد میں آنے لگ گئے ہیں)

انگلستان

اس ملک میں سب سے پہلے ہمارا مشن قائم ہوا تھا۔ مگر بہت کم لوگ احمدی ہوئے اب مولود احمد صاحب کے ذریعہ تعلیمیافتہ طبقہ کی طرف خصوصیت سے توجہ کی جا رہی ہے۔ اور چند بیعتیں بھی آئی ہیں۔ ایک احمدی نوجوان کو ایک شخص نے ورغلانے کی کوشش کی مگر وہ اپنے ایمان پر بڑی مضبوطی سے قائم رہا۔ اور متزلزل نہ ہوا میرا منشاء ہے کہ انگلستان میں دو اور مقامات پر بھی جن سے جنوباً اور شمالاً ہر جگہ اسلام کا اثر ہو۔ مساجد بنائی جائیں۔ اس سلسلہ میں مولود احمد صاحب کو ہدایات بھجوائی جا چکی ہیں۔

جرمنی

جرمنی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی بہت کامیاب ثابت ہوتے ہیں انہوں نے نہ صرف ہمبورگ میں مسجد بنائی ہے۔ بلکہ فرانکفورٹ میں بھی جو جرمنی کا بڑا شہر ہے مسجد کے لئے جگہ خریدی ہے۔ اور ان کے تازہ خط سے معلوم ہوا ہے کہ وہ وہاں مسجد بنانے کے لئے جا رہے ہیں (اب جلسہ کے بعد ان کا خط ملا ہے۔ جس میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ اب احمدیت کی مقبولیت لوگوں میں بڑھ رہی ہے۔ اور کثرت سے نئے آدمی جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بعض بیعتیں بھی بھجوائی ہیں) چوہدری عبداللطیف صاحب کے ساتھ مسٹر عبدالشکور صاحب کنزے بھی جو پہلے جرمن نومسلم ہیں۔ کام کر رہے ہیں اور لطیف صاحب نے ان کی تعریف کی ہے۔ اب جرمن لوگوں کی خواہش پر ایک اور پاکستانی مبلغ جرمنی بھجوایا گیا ہے

سوئٹزرلینڈ

اس علاقہ میں شیخ ناصر احمد صاحب کام کر رہے ہیں شیخ صاحب مولود صاحب کی طرح انتظامی لحاظ سے تو کمزور ہیں۔ لیکن تبلیغی روح رکھنے کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ ان کے ذریعہ سوئٹزرلینڈ کے ساتھ ملتے ہوئے جرمنی اور آسٹرین علاقہ میں اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے اور کئی لوگ اسلام میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ (چنانچہ جلسہ کے بعد انہوں نے دو بیعتیں سوئٹزرلینڈ کے ملتے ہوئے علاقہ سے بھجوائی ہیں)

سکنڈے نیویا

یہ روس سے ملتا ہوا یورپین علاقہ ہے۔ اور ہالینڈ بلجیم، جرمنی اور انگلستان کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ اس علاقہ کی ایک حکومت فن لینڈ کہلاتی ہے۔ چونکہ یہ علاقہ ترکوں کے علاقہ سے بہت قریب ہے۔ اس لئے اس ملک میں لاکھوں ترک سینکڑوں سال سے بس رہے ہیں۔ انہوں نے اب تک احمدیت قبول نہیں کی۔ مگر ہمارے مبلغ کو بلا کر اپنے علاقہ میں انہوں نے تقریریں کروائیں دوسری حکومت اسی علاقہ کی سویڈن کہلاتی ہے۔ پہلے ہمارا ارادہ تھا کہ سویڈن میں مسجد بنائیں۔ لیکن ایک جرمن نومسلمہ نے لکھا کہ میں نے ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں جگہ تجویز کی ہے۔ میں نے سیٹھ کمال یوسف صاحب کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ اس جگہ کو دیکھ کر رپورٹ کریں۔ اگر انہوں نے بھی اسکے حق میں رپورٹ کی۔ تو اس علاقہ میں مسجد بنائی جائے گی۔ مغربی افریقہ کی جماعتوں کو تحریک کی جائے گی۔ کیونکہ ہمارے ملک کے ایکسچینج کی حالت خراب ہے۔ اور ہمارے لئے زرمبادلہ کے حاصل کرنے میں دقت ہے۔

مشرقی افریقہ

مغربی افریقہ کی طرح اس علاقہ کے بعض احمدی بھی بہت مالدار ہیں۔ بلکہ یہاں خدا تعالےٰ احمدیت کی امداد کی تحریک غیر مسلموں کے دلوں میں بھی پیدا کر رہا ہے۔ یوگنڈا کے ایک شہر جنجہ میں مسجد تعمیر ہوئی۔ تو اس کے لئے بہت سا سامان ایک سکھ تاجر نے دیا۔ نیز اس نے وعدہ کیا کہ آئندہ یوگنڈا میں جتنی مساجد بھی تعمیر کی جائیں۔ ان کے لئے میں لکڑی لوہا اور اینٹیں مہیا کرنے میں پوری مدد دوں گا۔

ماریشس

اس جماعت کا ایک نمائندہ یہاں جلسہ سالانہ پر آیا ہوا ہے۔ اور اس نے میری اجازت سے جماعت کے سامنے ایڈریس بھی پیش کیا ہے یہ جماعت خلافت ثانیہ کے آغاز میں قائم ہوئی تھی۔ اب وہاں کئی فتنے سر اٹھا رہے ہیں۔ لیکن جماعت کے مخلص نوجوان اس کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ چونکہ حکومت بھی مخالف ہے اس لئے ان کے رستہ میں بعض دقتیں پیش آرہی ہیں۔

سیلون

اس علاقہ میں ماریشس سے بھی پہلے جماعت قائم ہوئی تھی۔ اور میں نے اپنی خلافت کے اوائل میں ہی حافظ صوفی غلام محمد صاحب کو وہاں بھجوایا تھا جنہیں بعد میں ماریشس بھجوا دیا گیا۔ اب اس ملک میں بھی کچھ فتنے پیدا ہو رہے ہیں اور تامل بولنے والے ہندوستانی ہماری مخالفت کر رہے ہیں۔ ہماری پالیسی ہمیشہ یہ رہی ہے کہ ہم مقامی باشندوں کی تائید کریں۔ اس لئے میں نے یہاں کے قدیم باشندوں کی تائید کی ہدایت دی۔ اور ہمارے مبلغ نے ان کی زبان سنہالی میں لٹریچر بھی شائع کیا۔ جس کی وجہ سے قدیم باشندے تو ہمارے مؤید ہوگئے۔ لیکن تامل بولنے والے جو اکثریت میں ہیں۔ ہمارے مخالف ہوگئے ہیں۔ دوست دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کی مشکلات کو دور فرمائے اور جماعت کو وہاں مسجد بنانیکی توفیق ملجائے

ہندوستان اور قادیان

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا پچھلے سال کے جلسہ میں نے تحریک کی تھی کہ دوست اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں کسی نیک صورت سے قادیان دلوا دے مگر کراچی کے کسی اخبار نے میری تقریر کی غلط رپورٹ شائع کر دی اور لکھا کہ ہم قادیان کو تلوار سے فتح کرنا چاہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہندوستان کے کسی شخص نے شکایت کی کہ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے عزائم خطرناک

متعلق برے ارادے ہیں۔ حالانکہ یہ بات بدیہی طور پر غلط تھی تلوار تو ہمارے ہاتھ میں ہے ہی نہیں۔ ہم نے کس طرح فتح کرنا تھا۔ تلوار تو پاکستان کی حکومت کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہمارے ماتحت نہیں۔ اس حکومت کے فیصلہ کرنے والے اور لوگ ہیں۔ اگر قادیان کے دروازے کبھی کھلے تو وہ اللہ تعالےٰ ہی کھولے گا۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے کام فرشتوں کے ذریعہ سے کیا کرتا ہے۔ جن کو نہ تلواروں کی ضرورت ہوتی ہے نہ انسانوں کی مدد کی۔ جب اللہ تعالےٰ پاکستان پر مہربان ہوگا اور اس پر فضل کرنا چاہے گا تو وہ علاقے جہاں سے لوگ ہجرت کر کے آئے ہیں پاکستان کو دلوا دیگا مگر یہ کب ہوگا یہ خدا کو علم ہے۔ لیکن جلد یا بدیر اللہ تعالےٰ ہندوستان کی حکومت کو سمجھ دیگا کہ وہ ہندوستان کی احمدیہ جماعت کے ساتھ سختی نہ کرے جو بہت پر امن جماعت ہے۔ اور پاکستان کے ساتھ جھگڑا نہ کرے۔ کیونکہ پاکستان زور سے کام نہیں لینا چاہتا۔ بلکہ دلیل اور عقل سے کام لینا چاہتا ہے (اس تقریر کے بعد بھارت کے اخبار "پرتاپ" نے پھر ایک گندا ایڈیٹوریل لکھا اور اس تقریر کو بگاڑ کر شائع کیا جس کا جواب الفضل میں ایک خطبہ کے ذریعہ شائع ہو چکا ہے)

زراعت

اس کے بعد حضور نے مسئلہ زراعت کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی اور فرمایا کہ غلہ کی زیادتی کا تعلق اتنا سیاست سے نہیں جتنا مذہب سے ہے۔ پاکستان اور ہندوستان دونو ملکوں میں غلہ کم پیدا ہو رہا ہے۔ اور اس کے حصول کے لئے بڑی مقدار میں زرمبادلہ ضائع ہو رہا ہے ہمارے زمینداروں کو بھی "غلہ زیادہ اگاؤ" کے سلسلہ میں حکومت سے تعاون کرنا چاہیئے۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کوشش کا تعلق زیادہ تر آسمانی تدبیروں سے ہے۔ اس لئے دنیوی تدابیر کے ساتھ ساتھ ہماری جماعت کو دعا سے بھی کام لینا چاہیئے۔ تا اللہ تعالےٰ ہمارے ملک کی فصلوں میں برکت دے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایکڑ سے ۵۲۵ من بلکہ اس سے بھی زیادہ پیداوار ہو سکتی ہے۔ اگر ۵۲۵ من فی ایکڑ بھی غلہ پیدا ہو تو پاکستان میں کاشت ہونے والی زمین کے لحاظ سے چوبیس پچیس ارب من سے زیادہ صرف گندم پیدا ہو سکتی ہے۔ چاول وغیرہ اس کے علاوہ ہیں۔ اگر اتنا ہی ان کو بھی سمجھ لیا جائے تو ہمارے ملک میں پچاس ارب من غلہ پیدا ہو سکتا ہے اور یہ تمام ملک کو خوراک دینے کے علاوہ ہمارے پاس اتنا غلہ بچ سکتا ہے کہ اُسے غیر ممالک میں بھیج کر کروڑوں کروڑ پونڈ کمایا جا سکے مگر ضرورت یہ ہے کہ سچے طور پر محنت کی جائے ہمارے ملک کا زمیندار محنت سے جی چراتا ہے ورنہ یہاں ایک دو ایکڑ زمین کا مالک بھی بآسانی اپنا کنبہ پال سکتا ہے۔ اگر ہمارے ملک کے زمیندار بھی اٹلی، ہالینڈ اور جاپان کی طرح محنت سے کام لیں تو ہمارا ملک بہت جلد مالدار ہو سکتا ہے اور اس سے ہمیں اشاعت اسلام کی مساعی میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ کیونکہ اگر اتنی آمد ہمارا ملک پیدا کرنے لگ جائے تو پاکستان ہمارے مبلغوں کو زرمبادلہ کثرت سے دے سکے گا۔ اور بیرونی جماعتوں کی مدد سے ہر ملک کے ہر بڑے شہر میں مسجد بن سکے گی۔ اور اس طرح یورپ جو اب تثلیث کا گڑھ ہے آئندہ توحید کا علمبردار ہو جائے گا۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت ساری دنیا میں قائم ہو جائے گی۔

حضور نے فرمایا:

"غلہ زیادہ اگاؤ" کی مہم کے سلسلہ میں حیوانی، نباتاتی اور مصنوعی کھاد کے استعمال پر زور دیا جاتا ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ مصنوعی کھاد اکیلی استعمال کی جائے تو زمین خراب ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر اس کا استعمال حیوانی اور نباتاتی کھاد کے ساتھ ملا کر کیا جائے تو وہ بہت مفید ہو سکتی ہے۔ اسی طرح نباتاتی کھاد کے طور پر برسیم کی بجائے جس پر ہمارے ملک میں زور دیا جاتا ہے سورج مکھی کی کاشت کی جائے۔ سورج مکھی برسیم کی نسبت وسیع رقبہ پر کاشت ہو سکتی ہے۔ امریکہ کے لوگ سورج مکھی سے نہ صرف کھاد کا کام لیتے ہیں بلکہ اس کی مدد سے مرغی خانے اور ڈیری فارم بھی چلاتے ہیں مرغیاں اور گائے بیل اسے شوق سے کھاتے ہیں اور ان کے دودھ اور انڈے بڑھتے ہیں۔

حضور نے فرمایا:

میں یہ بھی اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ ہر سال جو جماعت "زیادہ غلہ اگاؤ" کی مہم میں فرسٹ آئے گی اس کے نام کا اعلان جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کیا جایا کرے گا۔ تاکہ دوسری جماعتوں میں بھی تحریک پیدا ہو۔

وقف جدید اور تحریک جدید

حضور نے فرمایا:

تحریک جدید کو قائم ہوئے پچیس ۲۵ سال ہو چکے ہیں۔ اور وقف جدید کے قیام پر ابھی ایک سال کا عرصہ گذرا ہے۔ وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی درخواستیں برابر چلی آرہی ہیں۔ مگر ابھی یہ تعداد بہت کم ہے میرے نزدیک وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد کم سے کم ایک ہزار ہونی چاہیئے۔ اور اگر ان کی تعداد دس یا بیس ہزار ہو جائے تو اور بھی اچھا ہے۔ چونکہ وقف جدید میں تعلیم کا معیار صرف پرائمری ہے۔ اس لئے جماعت دس پندرہ ہزار معلم بڑی آسانی سے پیش کر سکتی ہے اس سال ۹۰ معلم وقف جدید میں کام کر رہے ہیں اور ستر ہزار روپیہ کے وعدے جماعت کی طرف سے آئے تھے جو قریباً پورے ہو گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے صیغہ بڑی عمدگی سے اپنا کام کر رہا ہے وقف جدید کی معرفت ...۱۲ بیعت آئی ہے جبکہ ارشاد و اصلاح کی معرفت صرف ۵۲۰ افراد سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اگر جماعت اپنی آمد بڑھائے تو اس کے نتیجہ میں چندہ کی مقدار بھی بڑھ جائے جس سے ہم اپنے کام سہولت سے وسیع کر سکیں گے۔ اگر جماعت وقف جدید کی طرف توجہ کرے تو اس سے نہ صرف ہم ملکی جہالت کو دور کر سکیں گے۔ بلکہ بیماریوں کے دور کرنے میں بھی ہم ملک کی مدد کر سکیں گے۔ کیونکہ وقف جدید کے معلم تعلیم کے ساتھ ساتھ علاج معالجہ بھی کرتے ہیں۔ اور اس سے ملک کی بیماریوں کو دور کرنے میں مدد مل رہی ہے۔

اسی طرح جماعت کو تحریک جدید کی طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اگر اس کا چندہ بڑھ جائے تو ہمیں دنیا کے ہر ملک میں مسجد بنانے کی توفیق مل جائے گی اور اس طرح ہم اسلام کا جھنڈا دنیا کے ہر کونہ میں گاڑ سکیں گے۔ غیر ممالک میں اشاعت اسلام کا کام تحریک جدید کے سپرد ہے اور یہ کام اتنا وسیع ہے۔ کہ جماعت کی خاص توجہ کے بغیر اسے کامیابی سے چلانا مشکل ہے۔ اسلام کو دنیا پر پھر سے غالب کرنے کا کام جماعت احمدیہ کے سپرد ہے۔ اس لئے اسے اس سلسلہ میں ہمیشہ مالی اور جانی قربانیوں میں پورے جوش سے حصہ لینا چاہیئے تاکہ ہم اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو کر خدا تعالےٰ کے حضور سرخرو ہو سکیں۔

حضور کی یہ تقریر ایک گھنٹہ پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ اور پھر حضور نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان گھر تشریف لے گئے۔

جامعہ احمدیہ دنیا میں تبلیغ اسلام کیلئے ایک بنیادی ادارہ ہے

جماعت احمدیہ کے مخیّر احباب کی خدمت میں ایک گذارش

(از مکرم سیّد داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ)

احباب کرام! السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جامعہ احمدیہ کی عمارت ابھی پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچی۔ ابھی رہائش گاہ کا حصہ اسی طرح باقی ہے۔ اس حصہ کے صحیح حالت میں نہ ہونے کے باعث طلباء کی نگرانی میں سخت دقت پیش آتی ہے۔ اسی طرح جگہ کی قلت کی وجہ سے دو تین جماعتوں کے لئے کمرے میسّر نہیں اور انہیں سردی اور گرمی میں باہر بیٹھنا پڑتا ہے۔

یہ ادارہ دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے بنیادی ادارہ ہے۔ کیونکہ یہاں سے تیار کئے گئے مبلغ ہی ساری دنیا میں اعلائے کلمۃ الاسلام کے لئے جاتے ہیں۔ اس لئے اس ادارہ کی فلاح و بہبود خاص طور پر آپ کے پیش نظر رہنی ضروری ہے اگر اس ادارہ کا انتظام ناقص ہو اور تعلیم و تربیت کے لئے ضروری وسائل میسّر نہ ہوں تو جماعت احمدیہ کے آئندہ تبلیغی پروگرام میں نقص پڑ جانے کا اندیشہ ہوگا۔

صدر انجمن احمدیہ نے اس کام کے لئے ابتدائی عطیہ دیا ہے اور اجازت دی ہے کہ جماعت کے مخیّر احباب کی خدمت میں درخواست کر کے ضروری رقم فراہم کی جائے۔ لہذا میں اس اعلان کے ذریعہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں۔ کہ احباب زیادہ سے زیادہ اس نہایت ضروری کام کی طرف توجہ کرتے ہوئے اپنے عطیہ جات ارسال فرمائیں:

تمام رقوم خاکسار کے نام یا افسر صاحب امانت تحریک جدید کے نام آنی چاہئیں۔ والسلام۔

سیّد داؤد احمد۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

بنکوں میں جمع شدہ روپیہ پر زکوٰۃ واجب ہے

بنکوں میں جمع شدہ روپیہ پر زکوٰۃ واجب ہے۔ کیونکہ اس روپیہ کی حیثیت ایسی ہی ہوتی ہے جیسے گھر میں رکھا ہوا۔ جسے کسی وقت بھی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

پس اُن احباب جماعت سے جن کا روپیہ بنکوں میں جمع ہے التماس ہے کہ اس روپیہ پر زکوٰۃ ادا کریں۔

ایسے اموال جن پر زکوٰۃ ادا کر دی جاتی ہے محفوظ اور پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

گمشدہ گرم چادر

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میری بیوی سے ایک بالکل نئی چادر گرم رنگ ہلکا براؤن جس کے کنارے ۳ انچ تک نکالے ہوئے تھے زنانہ جلسہ گاہ کے بڑے دروازہ پر گر گئی تھی۔ اگر کسی دوست کو یا کسی بہن کو اس کا علم ہو یا ان کو ملی ہو تو اس پتہ پر مطلع فرمائیں۔ (ایم عبد الغنی سینیئر کلرک۔ دی سیالکوٹ کواپریٹو بنک لمیٹڈ سیالکوٹ)

گمشدہ رسید بکیں

مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر سے رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ ان کی مجلس سے رسید بکیں ۷۸-۸۲-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۲۰-۷۲۱ گم ہو گئی ہیں۔

اس لئے بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ کوئی خادم اِن رسید بکوں پر چندہ جات خدام الاحمدیہ کی ادائیگی نہ فرمائیں۔ بلکہ اگر کسی کو ان کا علم ہو تو قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر اور مرکز میں رپورٹ کریں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ چندہ مجلس کی وصولی اور ترسیل میں پہلے کی نسبت کمی ہے۔ لہٰذا اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کامیابی

خاکسار کا بڑا لڑکا عزیزی منصور محمد شرما الیکٹرک انجنیئر کی ڈگری حاصل کرنے کیلئے انگلینڈ گیا ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ اپنے پہلے سال کے امتحان میں دو سو نمبروں میں سے ۱۹۵ نمبر حاصل کر کے تمام کالج میں اوّل آیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اس کی یہ کامیابی مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ اور وہ اپنے آخری امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کر کے خیر و عافیت سے واپس آئے۔ اور سلسلہ کے لئے مفید اور بابرکت وجود ثابت ہو۔ آمین

(خاکسار فتح محمد شرما عفا اللہ عنہ از کراچی)

درخواستہائے دُعا

۱- میرے والد ملک محمد شفیع صاحب عرصہ تقریباً پانچ ماہ سے گنگا رام ہسپتال لاہور میں بوجہ کینسر (Cancer) بیمار ہیں۔ دو دفعہ اپریشن ہونے کے باوجود بھی اصل بیماری سے افاقہ نہیں ہوا۔ اب تیسری دفعہ اپریشن ہو رہا ہے۔ لہٰذا بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے التجا ہے کہ میرے والد مکرم کی شفایابی کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(ملک لطیف احمد سرور دھوبی گھاٹ لائلپور)

۲- مَیں اکثر بیمار رہتا ہوں۔ جوڑوں میں درد رہتی ہیں۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (غلام احمد خاں دار الفضل ڈسپنسری بصیر پور ضلع منٹگمری)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا وہ ارشاد گرامی ہے۔ جو حضور نے مشاورت ۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلےٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے طور پر وظیفہ دیدیا کریں۔ تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم ہذا مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ⅘ وظائف پر خرچ ہوگا باقی ⅕ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ⅕ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ⅖۔ اور علیٰ ھذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اوّل زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا۔ پنجم مختص بالذات۔ اوّل۔ دوم و سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا۔ اور مختص بالذات کہلائے گا۔

یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دینگے ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرض حسنہ وظائف لیں گے۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ بمد سکیم تعلیمی قرضہ ارسال فرمایا کریں۔

(ناظر تعلیم — ربوہ)

وکلاء اور ڈاکٹر صاحبان توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد فرمودہ لائحہ عمل بابت مساجد ممالک بیرون کی رو سے وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور صاحبان اپنی آمد کا ایک حصہ ... ... مساجد ممالک بیرون کے لئے چندہ دینے پر مکلف ہیں۔ احباب اپنی آمد کا جلد حساب کر کے اپنے مقدس امام کی آواز پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید — ربوہ)

گمشدہ کاغذات

ایک سبز رنگ پلاسٹک کی کاپی جلسہ سالانہ کے معاً بعد گم ہو گئی۔ جس میں ضروری یادداشت تصاویر اور کچھ رقم تھی۔ اگر کسی صاحب کو ملی ہو۔ تو براہِ مہربانی خاکسار کو پہنچا دیں۔ انشاء اللہ ان کی خدمت میں انعام پیش کیا جائے گا۔

عبد اللطیف کاتب گول بازار ربوہ

قیامت کی علامات

منقول از ہفت روزہ ایشیاء لاہور ۲۳ جنوری ۱۹۵۹ء

نوٹ:۔ اس سلسلے میں صفحہ نمبر ۲ پر ایڈیٹوریل بھی ملاحظہ فرمائیں

عصرِ حاضر کی مادی تہذیب جس شکل و انداز میں ارتقا کر رہی ہے۔ اس کا ایک پہلو تو وہ ہے جس پر اقبال مرحوم کے الفاظ میں اس طرح تبصرہ کیا جا سکتا ہے

"عشق ناپید و خرد میگزدش صورتِ مار"
عقل کو تابع فرمان نظر کر نہ سکا!
ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
اپنی حکمت کے خم و پیچ میں الجھا ایسا
آج تک فیصلۂ نفع و ضرر کر نہ سکا
جس نے زندگی کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شبِ تاریک سحر کر نہ سکا

لیکن ایک دوسرا پہلو بھی ہے جس کی طرف لوگوں کی بہت کم نظر جاتی ہے وہ یہ ہے کہ احادیث میں قربِ قیامت کی جو علامات بیان کی گئی ہیں ان کے آثار مادی تہذیب کی ان ترقیوں کے آئینے میں نظر آنے لگے ہیں کیا عجب ہماری دنیا اس مرحلے میں داخل ہوتی جا رہی ہو جس کی خبر نبی صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی یہ بات خدا ہی جانتا ہے کہ یہ مرحلہ کتنی طویل مدت پر حاوی ہوگا۔ مستورد بن شداد رضؓ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے ابتداء میں بھیجا گیا ہوں۔ میں قیامت میں اتنا بڑھ گیا۔ جتنا کہ یہ انگلی (یعنی درمیانی انگلی) اس انگلی سے (یعنی انگشت شہادت) سے بڑھی ہوئی ہے۔ یہ کہکر آپ نے درمیانی اور شہادت کی انگلیوں کی طرف اشارہ کیا (ترمذی) یعنی درمیانی انگلی اور انگشت شہادت کی لمبائی میں جو فرق اور فاصلہ ہے۔ اتنا ہی فاصلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قیامت کے درمیان ہے اور بعثتِ نبوی کو اب تک پونے چودہ سو برس سے زیادہ مدت گزر چکی ہے۔

قیامت کی علامات سے متعلق بعض قدر احادیث کتب احادیث میں پائی جاتی ہیں، ان کے مضامین میں اختلافات کے باوجود دو باتیں مشترک ہیں۔ اول یہ کہ قیامت سے پہلے مادی ترقی اپنے پورے عروج و کمال کو پہنچ جائے گی اور دوم یہ کہ انسانی معاشرہ کا اخلاقی فساد انتہا کو پہنچ جائے گا۔ احادیث میں آخری زمانے کی اس مادی تہذیب کے زعیم کو دجال کے نام سے پکارا گیا ہے۔ دجال کے ظہور کے وقت مادی و صنعتی ترقی اس انتہا کو پہنچ چکی ہوگی اور انسان طبیعی قوانین اور فضا اور خلاء پر اس طرح حاوی ہو چکا ہوگا کہ دجال جب چلے گا تو اس کی تیز رفتاری کا یہ عالم ہوگا کہ کالغیث استدبرتہ الریح (مسلم) گویا کہ وہ ایک بادل ہے جس کے پیچھے ہوا ہو۔ وہ چالیس راتوں کے اندر اندر روئے زمین پر گھوم پھر جائے گا۔ فلا تدع قریۃ الا ھبطھا فی اربعین لیلۃ۔ کوئی قریہ ایسا نہ ہوگا۔ جہاں وہ چالیس رات کے اندر اندر نہ اترا ہو۔ (مسلم) اسے ایسی قدرت حاصل ہوگی کہ اس کی آواز ہر ملک میں پہنچے گی

ینادی بصوت لہ یسمع ما بین الخافقین۔

وہ ایسی آواز سے پکارے گا جسے زمین و آسمان کے دونوں کناروں کے درمیان رہنے والی مخلوق سنے گی (کنز العمال)

فضا، بادلوں، اور زمین کو وہ اس طرح مسخر کرے گا کہ جب چاہے گا پانی برسائے گا اور بنجر زمینوں کو آباد کرے گا۔

یامر السماء فتمطر والارض فتنبت۔

آسمان کو حکم دے گا تو بارش ہونے لگے گی اور زمین کو حکم دے گا۔ تو اس میں سبزہ اگنے لگے گا۔ (کنز الاعمال)

وہ فضا اور خلاء ہی کو نہیں زمین کی پاتال تک کو بھی مسخر کرے گا اور وہ اس کے کہنے پر اپنے پوشیدہ ذخائر اگلنے لگے گی۔

حتی یمر بالخربۃ فیقول لھا اخرجی کنوزک فتتبعہ کنوزھا

اس کا گزر غیر آباد ویرانے میں ہوگا اس سے کہے گا۔ اپنے خزانے باہر نکال ڈال چنانچہ اس کے خزانے نکل کر اس کے پیچھے ہو لیں گے (کنز الاعمال) طبیعی قوانین پر اسے ایسی قدرت حاصل ہوگی کہ وہ لوگوں کو مار کر زندہ کر دے گا (مشکوٰۃ روایت نواس بن سمعانؓ) دنیا کے اس آخری دور میں مادی و صنعتی ترقی کے اس کمال اور طبعی قوانین کی اس تسخیر کے ساتھ ساتھ معاشرہ میں جو شر و فساد اخلاقی انارکی اور کفر و طغیان کی پھیلے گا اس کا ذکر بھی احادیث میں کیا گیا ہے۔ انسؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قیامت اس وقت آئے گی جب زمین میں کوئی اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ ابو داؤد میں ہے کہ دجال کے پاس ایک شخص آئے گا وہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہوگا (۲) مگر اسے دیکھ کر اس کے دل میں شبہات پیدا ہو جائیں گے اور وہ دجال کے متبعین میں شامل ہو جائیگا۔

اخلاقی فساد عورتوں اور لڑکیوں میں اس طرح پھیل جائے گا۔ کہ لوگ اپنے گھروں میں انہیں باندھ رکھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ معروفات اور منکرات کی تمیز اس طرح مٹ جائے گی کہ ہر طرف شر پر اور بدکار لوگ نظر آئیں گے۔ یہ معروف کو نہ معروف سمجھیں گے۔ نہ منکر کو منکر۔ عیش و عشرت کی زندگی ان کا اوڑھنا بچھونا ہوگا۔ (مسلم)

ان احادیث کے آئینے میں کیا ان علامتوں کے آثار نظر نہیں آ رہے ہیں جو قربِ قیامت کی بتائی گئی ہیں۔ مادیت کے علمبردار جس طرح فضا اور خلاء کو مسخر کرنے میں لگے ہوئے ہیں طبعی قوانین پر انہیں جیسے روز بروز زیادہ اختیار و تسلط حاصل ہو رہا ہے پھر اس مادی ترقی کے جلو میں بد اخلاقی اور بے دینی کا جو طوفان امڈا آ رہا ہے کیا وہ اس بات کی واضح شہادت نہیں ہے کہ اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے پونے چودہ سو برس پیشتر جو کچھ فرمایا تھا وہ حق ہے پھر کیا منکرین حدیث کا یہ دعویٰ کس حد تک درست ہے کہ احادیث کا پورا ذخیرہ راویوں کی من گھڑت روایات کا مجموعہ ہے جسے رسول صادق و امین کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ اسے ان کو زندگی کی تاریکیوں میں مشعلِ راہ بنانے کی بجائے دریا برد کر دینا چاہیے اور ان لوگوں کے خود ساختہ دین پر جو یہ قرآنی معارف کے نام سے بیان کرتے ہیں ایمان لے آنا چاہیے کیا صدیوں کے پردے چاک کر کے حالات کو دیکھ لینے کی قوت کسی ایسی آنکھ میں پائی جا سکتی ہے جو خدا کی براہ راست روشنی سے فیضیاب نہ ہو۔ کیا یہی احادیث منکرین کے دعوے کو جھٹلانے کے لئے کافی نہیں ہیں اور اگر انہیں اصرار ہے کہ احادیث راویوں کی من گھڑت روایات کا مجموعہ ہے۔ تو کم از کم انہیں ان راویوں کی دوربینی اور صدیوں کے پردے چاک کر کے قیامت کی علامتوں کو دیکھ لینے کی عظیم قوت کو تسلیم کر لینا چاہیے۔ مگر پھر یہاں ایک سوال اور پیدا ہوتا ہے۔ جو لوگ صدیوں کے پردے اٹھا کر مستقبل میں جھانکنے کی مافوق الفطرت قوت رکھتے تھے۔ کیا ان میں اتنی قوت نہ تھی کہ وہ اپنے ہادی و رہبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو من و عن اپنے حافظے میں محفوظ رکھ سکتے؟

صوبائی حکومت نے تمام ملازموں کو یکم فروری تک اپنی املاک کی تفصیل مہیا کر دینے کا حکم

نیا اور جامع فارم اٹھارہ سوالات پر مشتمل ہے

لاہور ۲۳ جنوری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے اپنے ملازموں کو حکم دیا ہے کہ وہ یکم فروری تک لازمی طور پر اپنی تمام املاک کے متعلق اطلاعات بہم پہنچائیں۔ حکومت نے ان کو یقین دلایا ہے کہ ان تمام اطلاعات کو صیغۂ راز میں رکھا جائے گا۔

صوبائی حکومت کے تمام سیکرٹریوں ماتحت دفاتر کے سربراہوں۔ کمشنروں اور مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے رجسٹرار کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس حکم کی تعمیل کو اولین اہمیت دیں۔

ان تمام افسروں کو جنہیں عمل معزز کرنے کا اختیار ہے یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ۵ فروری تک متعلقہ انتظامی محکمے کو اپنے ماتحت سرکاری ملازموں کے متعلق ایک سرٹیفکیٹ روانہ کر دیں اور وہ محکمہ اسے صوبائی حکومت کے سروسز اور جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دے۔

صرف ان افسروں جو مرکزی اعلیٰ سروسوں اور پولیس سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور آجکل مغربی پاکستان میں متعین ہیں۔ املاک کے متعلق اپنی اطلاعات صوبائی حکومت کے پاس بھیجنے سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کے بارے میں مرکزی حکومت کے مقرر کردہ فارم اور تاریخ کا اطلاق ہوگا۔

تمام سرکاری ملازموں کی توجہ زون بی کے مارشل لاء کی انتظامیہ کے ضابطہ ۸ مجریہ ۱۴ دسمبر کی طرف مبذول کرائی گئی ہے۔ جس میں صحیح اور سچے گوشوارے اطلاعات اور رپورٹ پیش کرنے کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔

حکومت نے اپنے ملازموں کو یقین دلایا ہے کہ تمام اطلاعات صیغۂ راز میں رکھی جائیں گی۔ املاک سے متعلق اطلاعات ان افسروں کے پاس رہنے دی جائیں گی جو رپورٹ بھیجیں گے مگر جب ضرورت ہوگی وہ سکریننگ کمیٹیوں کو مہیا کر دی جائیں گی۔

معاہدۂ بغداد کے تحت پاکستانی بندرگاہ کو ترقی دینے کا فیصلہ

اقتصادی کمیٹی نے باہم امداد و تعاون کے متعلق متعدد تجاویز منظور کرلیں

کراچی ۲۴ جنوری۔ بااختیار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ معاہدہ بغداد کے تحت جو مشترک اقتصادی منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ اس کی تکمیل کی غرض سے ایک مستقل فنڈ قائم کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔ جس میں برطانیہ ہر سال فنی امداد اور سامان کی شکل میں ساڑھے آٹھ لاکھ پونڈ کی امداد مہیا کرے گا۔ امریکہ پاکستان ایران اور ترکیہ بھی اس فنڈ میں رقوم جمع کریں گے۔

معاہدہ بغداد کی اقتصادی کمیٹی نے کل کے اجلاس میں یہ تجویز اصولی لحاظ سے منظور کر لی کہ مغربی پاکستان میں لس بیلہ اور مکران کے ساحل پر واقع چھوٹی سی بندرگاہ اور ماڑہ کو ترقی دے کر درجہ اول کی تجارتی بندرگاہ بنا دیا جائے۔ کمیٹی کے ترجمان نے بتایا ہے کہ برطانیہ نے اس تنظیم کو ساڑھے آٹھ لاکھ پونڈ سٹرلنگ کی جو رقم سالانہ مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اسے فنی امداد اور مشترک منصوبوں پر خرچ کیا جائے گا۔

انہی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے معاہدہ بغداد کو کوئی مزید رقم مہیا کرنے کا وعدہ نہیں کیا۔ اس کا وعدہ صرف پچاس ہزار ڈالر کی اس رقم کے متعلق ہے جو اس نے باہمی تعاون کے اس فنڈ کے لئے دی ہے۔ جس کی منظوری کل معاہدۂ بغداد کی اقتصادی کمیٹی نے دی ہے۔ اس فنڈ میں برطانیہ نے پچاس ہزار ڈالر کے برابر ہی رقم دینے کا وعدہ کیا ہے۔ پاکستان ایران اور ترکیہ مل کر اتنی ہی رقم مہیا کریں گے۔ اس طرح ابتدائی طور پر اس فنڈ میں ڈیڑھ لاکھ ڈالر کی رقم جمع ہوچکی ہیں اور بعد میں اس میں مزید توسیع اور اضافہ ہوگا۔ اس رقم سے معاہدہ بغداد میں شامل ممالک کو فنی امداد دینے کا کام لیا جائے گا۔

اقتصادی کمیٹی نے کل جو کچھ فیصلے کئے ہیں ان کے مطابق پاکستان کو کراچی میں مصنوعی نسل کشی کا مرکز قائم کرنے کے لئے برطانیہ سے مزید چالیس ہزار پونڈ کی رقم حاصل ہوگی۔

اقتصادی کمیٹی کے کل کے اجلاس میں ایک اور تجویز بھی منظور کی گئی جس کے تحت ہنگامی امداد کی ایک سکیم رائج کی جائے گی اس سکیم کا مقصد یہ ہے کہ معاہدہ کے رکن کسی ملک کو اگر کوئی ہنگامی آفت گھیرے یا قومی ہنگامی ضرورت پیش آجائے تو اسے مدد دی جائے۔ اس سلسلے میں مفصل تجاویز تین ماہ تک طے کی جائیں گی۔

معلوم ہوا ہے کہ اقتصادی کمیٹی نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ اناج کی ایک علاقائی ذخیرہ گاہ قائم کی جائے گی۔ جس میں سے رکن ممالک ہنگامی حالات میں ضرورت کا غلہ حاصل کیا کریں گے۔

کل معاہدہ بغداد کی فوجی کمیٹی کا دو روزہ اجلاس شروع ہوگیا۔ جس میں معاہدہ سے عراق کی عملاً علیحدگی کے پیش نظر معاہدہ کے دفاعی نظام کی ازسرنو تشکیل کے ذرائع پر غور کیا گیا۔ پاکستان ایران ترکیہ۔ برطانیہ اور امریکہ کے نمائندوں پر مشتمل یہ کمیٹی اپنی سفارشات معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کو پیش کرے گی کل کے اجلاس کے صدر برطانوی وفد کے لیڈر اور برطانوی فضائی فوج کے مارشل سر ولیم ڈکسن تھے۔ اجلاس میں پاکستانی وفد کی قیادت فوج کے کمانڈر انچیف جنرل موسیٰ نے کی۔ اس میں ایران کی جانب سے جنرل عبدالحسین حجازی ترکیہ کی جانب سے جنرل رستو اردوان اور امریکہ کے جنرل لمینزر نے شرکت کی۔ اس میں معاہدہ بغداد کے مشترک فوجی پلاننگ سٹاف کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر جونس نے بھی شرکت کی۔

اس اجلاس میں جو وفود شریک ہیں ان میں امریکہ کا وفد سب سے بڑا ہے۔ جس میں دس افراد ہیں۔ وفد کے قائد ایک جنرل ہیں اس میں ایک میجر جنرل۔ تین کرنل۔ تین لفٹیننٹ کرنل اور ایک ایئر ایڈمرل شامل ہیں۔ ترکیہ کے وفد میں سب سے کم یعنی پانچ ارکان ہیں۔ پاکستانی وفد میں جنرل محمد موسیٰ کے علاوہ میجر جنرل یحییٰ خاں۔ کموڈور خاں گروپ کیپٹن صلاح الدین کمانڈر سعید لیفٹننٹ کرنل ملک اور میجر صدیقی شامل ہیں۔

درخواستِ دعا

مکرم نصیر احمد صاحب بھٹی ابن مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی ایک عرصہ سے اعصابی کمزوری کی وجہ سے بہت بیمار رہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ آجکل آپ نیروبی مشرقی افریقہ میں زیر علاج ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا فرمائے۔ آمین

چوہدری احمد خاں صاحب کی وفات

مورخہ ۲۳/۱/۵۹ بروز جمعۃ المبارک صبح سات بجے مکرم چوہدری احمد خاں صاحب کارکن دفتر انصار اللہ مرکزیہ جو عرصہ سے بعارضہ دمہ بیمار تھے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نیک متقی، پرہیزگار، پابند صوم وصلوٰۃ اور موصی تھے۔ حتیٰ کہ اپنے ہمسایوں کو بھی آوازیں دے دے کر مسجد میں لایا کرتے تھے۔ بڑے صابر و شاکر اور قانع انسان تھے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت نماز جمعہ سے قبل نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین

(مقبول احمد ذبیح ربوہ)

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس	گیارہویں سروس	بارہویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸½	۱۰	۱۰½	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۷	۸½	۹½	۱۰½	۱۳	۱۳½	۱۵	۱۶	
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼									
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼									

نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔

(جنرل مینیجر)

درخواست دعاء

میری والدہ محترمہ پانچ یوم سے بے ہوش ہیں۔ اور حالت بہت تشویشناک ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(عطا محمد۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)